نماز کے بعد دعا میں ہاتھ اٹھانے کے متعلق روایات

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر انفرادی یا اجتماعی دعا کرنا جائز ہے، کیونکہ دعا کسی بھی وقت کی جا سکتی ہے، مگر کسی وقت کو دعا کے لیے خاص کرنا دلیل شرعی کا محتاج ہے۔ جن اوقات یا مواقع میں دعا کرنا ثابت نہیں، وہاں دعا کو مشروع ومسنون سمجھنا یا دعا کا التزام کرنا اسے بدعت بنا دیتا ہے۔ جن اہل علم نے فرض نماز کے بعد دعا کو بدعت قرار دیا ہے، وہ اسی معنی میں ہے۔ ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کرنا قبولیت کا باعث ہے۔

فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کے متعلق جتنی روایات ہیں، سب کی سب ضعیف وغیر ثابت ہیں، ذیل میں ان کا تحقیقی جائزہ پیش کیا جا رہا ہے، ملاحظہ ہو؛

❀ محمد بن ابی یحییٰ اسلمی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

رَأَى رَجُلًا رَافِعًا يَدَيْهِ بِدَعَوَاتٍ قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهَا، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ.

”سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نماز سے فارغ ہونے سے پہلے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے ہوئے ہے، جب وہ نماز سے فارغ ہوا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تک نماز میں رہتے، ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔“ (المُعجم الكبير للطّبراني: 13/129)

تبصرہ:

سند ضعیف و منکر ہے۔

① فضیل بن سلیمان جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

حافظ عراقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَدْ ضَعَّفَهُ الْجُمْهُورُ . ''اسے جمہور نے ضعیف قرار دیا ہے۔''

(طرح التّثريب : 66/2)

② محمد بن ابی یحییٰ اسلمی کی سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے ملاقات ممکن نہیں۔ یوں یہ روایت مرسل ہے۔ ہوسکتا ہے کہ عباد بن عبداللہ بن زبیر تابعی ہو، واللہ اعلم!

لہذا ''رایت عبداللہ بن الزبیر'' راوی کی غلطی اور وہم ہوسکتا ہے۔

❀ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَهُ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلٌ الْقِبْلَةَ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام کے بعد قبلہ رُو ہوکر (دعا کیلئے) ہاتھ اٹھاتے تھے۔''

(تفسير ابن أبي حاتم : 1048/3)

تبصرہ:

سند ضعیف ہے۔ علی بن زید بن جدعان جمہور ائمہ کے نزدیک ضعیف ہے۔

❀ سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا: کون سی دُعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ فرمایا:

جَوْفَ اللَّيْلِ الْآخِرِ، وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ.

''رات کے آخری نصف اور فرض نمازوں کے بعد والی۔''

(سنن التّرمذي: 3499، عمل اليوم واللّيلة للنّسائي: 108)

تبصرہ:

سند انقطاع کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے، عبد الرحمٰن بن سابط کا سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں، امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''عبد الرحمٰن بن سابط نے سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا۔''

(تاريخ يحيٰى بن مَعين برواية الدّوري: 366)

❁ حافظ ابن القطان فاسی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اِعْلَمْ أَنَّ مَا يَرْوِيهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَابِطٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ، وَإِنَّمَا هُوَ مُنْقَطِعٌ، لَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ.

''یادر ہے کہ جو روایات عبد الرحمٰن بن سابط سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، وہ تمام متصل نہیں، منقطع ہیں، کیونکہ عبد الرحمٰن بن سابط نے سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔''

(نصب الرّاية للزّيلعي: 235/2، بيان الوهم والإيهام: 375/2)

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنْ عَبْدٍ بَسَطَ كَفَّيْهِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ، ثُمَّ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ إِلٰهِي وَإِلٰهَ إِبْرَاهِيمَ، وَإِسْحَاقَ، وَيَعْقُوبَ، وَإِلٰهَ جَبْرَائِيلَ، وَمِيكَائِيلَ، وَإِسْرَافِيلَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، أَسْأَلُكَ أَنْ تَسْتَجِيبَ

دَعْوَتِي، فَإِنِّي مُضْطَرٌّ، وَتَعْصِمَنِي فِي دِينِي فَإِنِّي مُبْتَلًى، وَتَنَالَنِي بِرَحْمَتِكَ فَإِنِّي مُذْنِبٌ، وَتَنْفِي عَنِّي الْفَقْرَ فَإِنِّي مُتَمَسْكِنٌ، إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَّا يَرُدَّ يَدَيْهِ خَائِبَتَيْنِ .

''جو آدمی ہر نماز کے بعد اپنی دونوں ہتھیلیاں پھیلا کر کہے: اللہ! اے میرے الہ اور ابراہیم، اسحاق، یعقوب، جبریل، میکائیل، اسرافیل علیہم السلام کے الہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میری دعا قبول کر لے، میں لاچار ہوں، تو مجھے میرے دین میں عصمت دے، میں آزمائشوں میں مبتلا کیا گیا ہوں، مجھ پر رحمت فرما، میں گناہ گار ہوں اور تو مجھ سے فقر دور کر دے، میں تنگدست ہوں، اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ اس کے دونوں ہاتھ خالی نہ لوٹائے۔''

(عمل اليوم واللّيلة لابن السّنّي : 138)

روایت من گھڑت ہے:

① عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن قرشی بالسی ''متروک'' ہے۔

❀ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اِضْرِبْ عَلٰى أَحَادِيْثِهٖ، هِيَ كَذِبٌ، أَوْ قَالَ: مَوْضُوْعَةٌ .

''اس کی احادیث پھینک دیں، وہ جھوٹ ہیں۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 388/5)

❀ امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِثِقَةٍ . ''یہ ثقہ نہیں۔''

(الضّعفاء والمتروكون، ص 211)

❁ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عَبْدُ الْعَزِيْزِ هٰذَا يَرْوِي عَنْ خُصَيْفٍ أَحَادِيْثَ بَوَاطِيْلَ .

''یہ عبدالعزیز خصیف سے جھوٹی روایات بیان کرتا ہے۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال : 289/5)

② عبدالعزیز نے یہ روایت خصیف جزری سے ذکر کی ہے، جو کہ ''مختلط'' ہے، نیز اس کا سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے سماع بھی نہیں ہے۔

③ اس کی سند میں اسحاق بن خالد بن یزید بالسی ہے۔

❁ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رِوَايَاتُهٗ تَدُلُّ عَمَّنْ رَوٰى عَنْهُ بِأَنَّهٗ ضَعِيْفٌ .

''اس کی روایات دلالت کرتی ہیں کہ جس سے بھی اس نے روایت لی ہے، بہر حال ضعیف ہے۔''(الكامل في ضعفاء الرّجال :344/1)

❁ سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الصَّلَاةُ مَثْنٰى مَثْنٰى تَشَهُّدٌ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَتَخَشُّعٌ وَتَضَرُّعٌ وَتَمَسْكُنٌ، ثُمَّ تُقْنِعُ يَدَيْكَ، يَقُولُ : تَرْفَعُهُمَا إِلٰى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُونِهِمَا وَجْهَكَ، تَقُولُ : يَا رَبِّ، يَا رَبِّ، فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهِيَ خِدَاجٌ .

''نماز دو دو رکعتیں ہے، ہر دو رکعتوں میں تشہد ہے۔ نماز خشیتِ الٰہی، عاجزی وانکساری اور اطمینان کا نام ہے۔ پھر ہاتھ اٹھا کر دعا کیجئے: اے میرے رب، اے میرے رب! جس نے ایسا نہ کیا، اس کی نماز ناقص ہے۔''

(مسند عبد اللّٰه بن المبارك : 53، سنن الترمذي : 385)

تبصرہ:

سند ضعیف ہے، عبداللہ بن نافع بن عمیاء مجہول الحال ہے۔

✿ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يَصِحُّ حَدِيثُهٗ .

''اس کی (یہ) حدیث ثابت نہیں۔''

(التاريخ الكبير : 213/5)

✿ امام ابن حبان رحمہ اللہ نے ''الثقات (۵۳/۷)'' میں ذکر کیا ہے۔

✿ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''مجہول'' کہا ہے۔

(تقريب التهذيب : 3658)

✿ امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

قُلْتُ لِأَبِي : هٰذَا الْإِسْنَادُ عِنْدَكَ صَحِيحٌ؟ قَالَ : حَسَنٌ، قُلْتُ لِأَبِي : مَنْ ربيعةُ بْنِ الْحَارِثِ؟ قَالَ : هُوَ ربيعةُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِب، قُلْتُ : سَمِعَ مِنَ الْفَضْل؟ قَالَ : أَدْرَكَهٗ قُلْتُ : يُحْتَجُّ بِحَدِيثِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ؟ قَالَ : حَسَنٌ، فكَرَّرتُ عَلَيْهِ مِرَارًا، فَلَمْ يَزِدْني عَلٰى قَوْلِهٖ : حَسَنٌ .

''میں نے اپنے والد (ابو حاتم رازی رحمہ اللہ) سے عرض کیا: یہ سند آپ کے نزدیک صحیح ہے؟ فرمایا: حسن ہے۔ میں نے عرض کیا: یہ ربیعہ بن حارث کون

ہے؟ فرمایا: ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب، میں نے پوچھا: کیا اس نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے؟ فرمایا: ان کا زمانہ پایا ہے، میں نے پوچھا: کیا ربیعہ بن حارث کی حدیث سے حجت پکڑی جائے گی، فرمایا: یہ حسن ہے، میں نے کئی بار سوال دہرایا، لیکن آپ نے ''حسن'' کے علاوہ کوئی جواب نہ دیا۔''

(علل الحديث : 271/2)

یہاں امام رحمہ اللہ کی ''حسن'' سے مراد ''ضعیف'' ہے۔ امام ابو حاتم رحمہ اللہ ضعیف کو بھی حسن کہہ دیتے ہیں۔ (تدریب الراوی للسیوطی: ۱/ ۱۶۷، تعریف الحسن)

نیز اس روایت کی سند میں شدید اختلاف واضطراب ہے۔

❀ سیدنا علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے:

لَمَّا قَضٰی صَلاتَہٗ جَثَا لِرُکْبَتَیْہِ وَجَثَا النَّاسُ، فَنَصَبَ فِي الدُّعَاءِ وَنَصَبُوا مَعَہٗ.

''آپ رضی اللہ عنہ نے نماز مکمل کی، تو دو زانوں ہو کر بیٹھ گئے، لوگ بھی اسی حالت میں بیٹھ گئے اور آپ رضی اللہ عنہ دعا کرنے لگے، لوگ بھی دعا میں شامل ہو گئے۔''

(تاريخ الطبري : 307/3)

تبصرہ:

سند سخت ضعیف ہے:

① شعیب بن ابراہیم کوفی کے بارے میں امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَہٗ أَحَادِیثُ وَأَخْبَارٌ، وَھُوَ لَیْسَ بِذٰلِكَ الْمَعْرُوفِ وَمِقْدَارُ مَا یَرْوِي مِنَ الْحَدِیثِ وَالْأَخْبَارِ لَیْسَتْ بِالْکَثِیرَۃِ وَفِیہِ بَعْضُ

النَّكِرَةِ لِأَنَّ فِي أَخْبَارِهِ وَأَحَادِيثِهِ مَا فِيهِ تَحَامُلٌ عَلَى السَّلَفِ .

''اس نے کچھ احادیث اور اخبار بیان کی ہیں، یہ کوئی معروف راوی نہیں ہے۔ اس کی احادیث اور خبروں کی تعداد کچھ زیادہ نہیں ہے، ان میں بھی کچھ نکارت پائی جاتی ہے، کیونکہ اس کی اخبار اور احادیث میں سلف پر طعن موجود ہے۔''

(الكامل في الضعفاء : 7/5)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

فِيهِ جِهَالَةٌ . ''یہ مجہول ہے۔''

(المغني في الضعفاء :298/1)

② سیف بن عمر تمیمی متروک ہے۔

③ صعب بن عطیہ مجہول ہے۔

❁ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے:

ثُمَّ صَلّٰی، ثُمَّ جَثَا لِرُكْبَتَيْهِ .

''آپ رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کی پھر (دعا کیلئے) دوزانوں ہو کر بیٹھ گئے۔''

(تاريخ الطبري : 99/4)

تبصرہ:

سند سخت ضعیف ہے۔

① شعیب بن ابراہیم کوفی مجہول ہے، جیسا کہ گزر چکا ہے۔

② سیف بن عمر تمیمی متروک ہے۔

③ سہل بن یوسف انصاری کے متعلق حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُعْرَفُ وَلَا أَبُوهُ. ''یہ اور اس کا باپ غیر معروف ہیں۔''

(لسان المیزان لابن حجر : 122/3)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''مجہول الحال'' کہا ہے۔

(لسان المیزان : 122/3)

❁ اس کی دوسری سند (تاریخ الطبری: ۹۹/۴) بھی سخت ضعیف ہے۔

① شعیب بن ابراہیم کوفی مجہول ہے، جیسا کہ گزر چکا ہے۔

② سیف بن عمر تمیمی متروک ہے۔

③ مبشر بن الفضل نامعلوم ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

شَيْخٌ لِسَيْفٍ، لَا يُدْرٰى مَنْ هُوَ؟.

''سیف بن عمر کے استاد کا پتہ نہیں، کون ہے؟''

(میزان الاعتدال : 433/3)

❁ حافظ عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَجْهُولٌ بِالنَّقْلِ. ''یہ مجہول ہے۔''

(الضعفاء الکبیر : 236/4)

④ جبیر بن صخر کے حالات زندگی نہیں ملے۔

❁ علقمہ بن مرثد اور اسماعیل بن اُمیہ رحمہما اللہ سے منسوب ہے:

''رسول اللہ ﷺ نماز سے سلام پھیرتے، تو (دعا کے لیے) دونوں ہاتھ اٹھاتے اور ہاتھوں کو ملا لیتے......۔''

(الزّهد والرقائق لابن المبارك : 1154)

سند معضل (ضعیف) ہے۔ علقمہ بن مرثد اور اسماعیل بن اُمیہ صغار تابعی ہیں، وہ براہ راست نبی کریم ﷺ سے کیسے بیان کر سکتے ہیں؟

تنبیہ:

❀ سیدنا ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے:

''رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سے وقت میں دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ فرمایا: رات کے آخری پہر اور فرض نمازوں کے بعد۔''

(سنن التّرمذي : 3499)

سند ضعیف ہے۔ عبد الرحمٰن بن سابط نے سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا، جیسا کہ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے فرمایا ہے۔

(المَراسيل لابن أبي حاتم : 459، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ''حسن'' (ضعیف) کہا ہے۔

❀ سیدنا یزید بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ، فَلَمَّا سَلَّمَ انْحَرَفَ .

''میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز فجر ادا کی، جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا، تو ہماری طرف چہرہ کر کے بیٹھ گئے۔''

(مصنف ابن أبي شيبة :301/1، سنن أبي داود : 614)

ہمارے دور کے بعض اہل علم نے اس روایت کے آخر میں ''ورفع یدیہ ودعا'' کے الفاظ کا اضافہ ذکر کیا ہے، ہمیں یہ الفاظ نہیں مل سکے، واللہ اعلم!